قربانی اور اہلحدیث

احکامِ قربانی وعید الاضحیٰ

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رجسٹرڈ)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد-اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مظہرِ غزالی، یادگارِ رازی، مفتی سواد اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : قربانی اور اہلحدیث

تالیف : ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

تصحیح ونظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن) (مکتبہ انوار المصطفیٰ)

اشاعت اُول : اکٹوبر ۲۰۱۰ تعداد : ۲۰۰۰ (ہزار)

قیمت: 15 روپے

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علیٰ سید الأنبیآء والمرسلین
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین .... أما بعدُ

نام نہاد اہلحدیث (غیرمقلدین) : Ahle-Hadith (Ghair Muqalladeen)

نام نہاد اہلحدیث ایک شہرت پسند اور رِیا کار فرقہ ہے جو ہرقسم کی خامیوں اور نقائص کے باوجود اپنے لئے قرآن وَ حدیث کے علم اور ان پر عامل ہونے کا دعویدار ہے۔ مسلمانوں کی صفوں میں موجود گمراہ فرقوں میں نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) ایک نہایت ہی پُرفتن، بدعقیدہ، دہشت گرد، وحشت ناک اور بدعتی فرقہ ہے۔ یہ فرقہ، اہلِ قرآن کی طرح فقہ اور تقلید کا منکر ہے اور اتباعِ سُنّت کا مدعی۔

ہندو پاک میں ان کے بہت سے مدارس، مراکز اور مساجد (مسجد محمدی۔ اہلحدیث) قائم ہیں جن کی کثیر تعداد کو حکومتِ سعودی عرب مدد فراہم کرتی ہے۔

یہ لوگ خود کو اہلحدیث اور عامل بالحدیث کہہ کر پس پردہ اپنا مشن پورا کرنے میں مصروف ہیں۔ غیر مقلدین خود کو اہلحدیث کہہ کر مسلم عوام کے دینی جذبات کا استحصال اور قرآن وسُنّت کے ساتھ بھیانک مذاق کرتے ہیں۔

یہ فرقہ اتباعِ حدیث کا دعویٰ رکھتا ہے اور درحقیقت وہ لوگ اتباعِ حدیث سے کنارے ہیں۔ یہ لوگ محض الفاظِ حدیث کی نقل پر اکتفاء کرتے ہیں اور حدیث شریف کی فہم اور اُس کے معانی ومفاہیم میں غور وغوص کی طرف توجہ نہیں کرتے، ان لوگوں کا گمان ہے کہ محض الفاظ کا نقل کرلینا ہی کافی ہے حالانکہ یہ خیال حقیقت سے دور ہے کیونکہ حدیث سے مقصود تو حدیث کی فہم اور اس کے معانی میں غور وفکر کرنا ہے نہ کہ صرف الفاظِ حدیث کی نقل پر اکتفاء کرنا۔ یہ لوگ اپنی غفلتوں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں

نام نہاد اہلحدیث کو اُن کے مزاج وعقیدہ کے خلاف کوئی حدیث شریف دکھائی دے تو ضعیف یا موضوع یا باطل قرار دیتے ہوئے احادیث کا انکار کر دیتے ہیں۔ ائمہ مجتہدین' محدثین اُمت اور اسلاف صالحین سے مروی معتبر ومستند ہزار ہا احادیث کو ضعیف' موضوع' من گھڑت اور باطل قرار دیتے ہیں لہذا یہی اولین درجہ کے' منکرینِ حدیث' ہیں۔

- یہ ایک نو پید' غیر مانوس فرقہ شاذہ ہے۔
- یہ فرقہ تمام (۷۲) گمراہ فرقوں کا ملغوبہ ہے۔
- یہ فرقہ اپنے آپ کو اہلِ حدیث بتاتا ہے جب کہ تمام مسلمان اُسے غیر مقلد' وہابی اور لامذہب کہتے ہیں۔
- یہ فرقہ اپنے ماسویٰ سارے مسلمانوں کو مخالف سُنّت وشریعت سمجھتا ہے۔
- یہ فرقہ اتباع سُنّت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے کیونکہ سلف وخلف کے بیان معمول بہ حدیثوں کو بھی بلا وجہ رَد کر دیتا ہے۔
- آثار صحابہ اس فرقہ کے نزدیک قانون کی طاقت سے عاری بے نور اقوال ہیں۔
- یہ فرقہ اجماعی مسائل کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔
- یہ فرقہ سلف صالحین اور احادیث مرفوعہ وغیرہ سے ثابت قرآنی تفسیروں کے مقابلہ میں اپنی من مانی تفسیروں کو ترجیح دیتا ہے۔
- بس رفع یدین' قراءت خلف امام' آمین بالجہر ......وغیرہ مختلف فیہ حدیثوں پر عمل تک اہلِ حدیث ہے آداب وسُنن اور اخلاقِ نبوی سے متعلق احادیث سے اُسے کوئی سروکار نہیں۔
- یہ فرقہ ائمہ مجتہدین اور اولیاء اللہ کی شان میں بے ادبی وگستاخی کرتا ہے۔
- یہ فرقہ اپنے علاوہ دیگر تمام طبقات مسلمہ کو بدعتی' مشرک اور کافر سمجھتا ہے حالانکہ یہ بذاتِ خود بدعتی ہیں۔ یہ اپنے آپ کو <u>اہلحدیث</u> کہتے ہیں۔حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کوئی بھی اپنے کو اہلحدیث نہیں کہا کرتا تھا اُس دور میں صرف <u>اہل اسلام</u> تھے اب بتائیں کہ اُن کی بدعت کہاں گئی؟

نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کی حالت یہ ہے کہ جاہل سے جاہل غیر مقلد اپنے کو مجتہد مطلق سمجھ کر بڑے بڑے علماء، صوفیاء، ائمہ دین سے الجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ غیر مقلدیت شر وفساد، ہٹ دھرمی اور فریب کاری کی جنم داتا ہے۔ اسلام کے چشمۂ صافی میں غیر مقلدیت کی کدورت وگندگی شامل کر دینے سے ذہن وگمان فاسد اور بدبودار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ فسادی اور فتنہ پَرور لوگ ذہنی مریض بن کر مسلمانوں کو بلا جھجک اور بلا تکلف مشرک و بدعتی کہہ دیتے ہیں۔ جس طرح بعض لاشعور ماں باپ، دین سے غفلت اور جہالت کے سبب اپنی شریر اولاد کو ڈانٹتے ہوئے غصہ میں 'حرام زادہ' سُوّر کی نسل، کُتّے کا بچہ کہہ کر اپنے آپ کو آخری گالی دے دیتے ہیں' اور 'ماٹھی ملا' (مٹی میں ملے...... مرجائے) کہہ کر اولاد کو سب سے خطرناک بددُعا کہہ دیتے ہیں' اس بات پر انہیں نہ ہی افسوس ہوتا ہے اور نہ ہی احساس ہوتا ہے' ان الفاظ کو بہت ہی ہلکے اور معمولی تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح بدمذہب و بدعقیدہ افراد مسلمانوں کو چلتے پھرتے ہلکے اور معمولی الفاظ تصور کرتے ہوئے 'مشرک و بدعتی' کہہ دیتے ہیں۔ بدعت......' ضلالت وگمراہی کو کہتے ہیں اور بدعتی کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے۔ مسلمان کو مشرک و بدعتی کہنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ مسلمان کو بُت پرست' دین کی بنیادوں کو ڈھانے والا' گمراہ اور جہنمی کہا جائے۔ یرقان کے مریض کو ہر چیز اصفر (زرد) نظر آتی ہے اور بدعقیدہ مقلد وغیر مقلد وہابی کو مسلمانوں کے سارے اعمال وعبادات بدعت نظر آتے ہیں۔ صحیح العقیدہ سُنّی مسلمانوں بلخصوص صوفیائے کرام کو یہ بدبخت لوگ پجاریوں اور پادریوں کے برابر قرار دیتے ہیں...... اولیاء اللہ کے مزارات (درگاہوں) کو نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) مندروں اور گردواروں کے مثل قرار دیتے ہیں۔

احکام قربانی اور اہلحدیث :

نام نہاد اہلحدیث بیباک' بے لگام' بے ٹوک اور بے امام ہوتے ہیں اُن کی زبان کی زد سے ائمہ تو درکنار بہت سے حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ائمہ ومحدثین پر بھی انھیں اعتماد نہیں ہوتا' اسی لئے اُن کی روایات واسناد کو ضعیف قرار دے کر رَد کر دیتے ہیں......لیکن...... یہ کہتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں کرتے :

> ' واضح رہے کہ احادیث کی تصحیح وتضعیف میں زیادہ تر اعتماد رئیس المحدثین والحفاظ بخاری زماں علامہ دوراں امام محمد ناصر الدین البانی کے اقوال پر کیا گیا ہے'
>
> (قربانی کے احکام/۲ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

غیر مقلد کہنا یہ چاہتا ہے کہ احادیث کی صحت وضعف کا معیار ناصر البانی ہے۔ اگر ناصر البانی کسی حدیث کو صحیح قرار دے دیں تو اہلحدیث بھی اُس کو صحیح حدیث مان لیں گے اور اگر ناصر البانی کسی حدیث کو ضعیف' موضوع اور باطل قرار دے دیں تو اہلحدیث بھی اُس حدیث کو ضعیف' موضوع اور باطل قرار دیں گے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)
کیا یہ ناصر البانی کی تقلید نہیں ہے؟ کیا یہ ناصر البانی کو درجہ نبوت پر پہو نچانا نہیں ہے؟

یوم عرفہ کا روزہ : ذوالحجہ کی ۹/ تاریخ جسے یوم عرفہ (یوم حج) کہتے ہیں اس دن تمام حجاج میدان عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔ یوم عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے (صغیرہ) گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم)

دُنیا کا کوئی بھی ملک ہو (اسٹریلیا، ہندوستان، امریکا)، وہاں کے اعتبار سے عرفہ ۹/ ذوالحجہ کو کہا جائے گا خواہ سعودی عرب میں ۶ یا ۷ یا ۸ ذوالحجہ ہو۔

نام نہاد اہلحدیث کہتے ہیں کہ عرفہ میں تاریخ کا اعتبار نہیں بلکہ دن کا لحاظ رکھا جائے:

> ’عرفہ کا صوم رکھنے میں تاریخ کا نہیں بلکہ دن کا اعتبار ہوگا یعنی جس دن عرفہ ہوگا اسی دن صوم رکھا جائے گا خواہ وہ کوئی بھی تاریخ ہو، اس لحاظ سے برصغیر والوں کو اپنے اپنے یہاں کے کیلنڈر کے مطابق ذی الحجہ کی نو (۹) تاریخ کی بجائے عرفہ کے دن جس دن کہ حجاج کرام عرفہ میں وقوف کرتے ہیں صوم رکھنا چاہئے، جو ہمارے یہاں کی تاریخ کے حساب سے ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ ہوتی ہے‘ (قربانی کے احکام/۶ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

غیر مقلدین فہم وفراست اور بصیرت سے محروم ہوتے ہیں۔ مقلدین کو **تفقه فی الدین** اپنے اپنے امام کے فیض سے حاصل ہوتا ہے۔ غیر مقلدین کی جغرافیائی معلومات کا دائرہ بھی بہت محدود ہوتا ہے۔ وہ اپنے کنوئیں میں بیٹھ کر ہی سوچتے ہیں۔

صومِ عاشورہ ہو یا صوم عرفہ ہو، جس ملک میں رہ رہے ہیں وہاں کی تاریخ کا اعتبار ہوگا۔ غیر مقلدین صرف ہندوستان کی حد تک ہی سوچ رہے ہیں کہ جس دن سعودی عرب میں ۹/ ذی الحجہ ہوگی اُس دن ہندوستان میں ۸/ ذی الحجہ ہوگی۔ عموماً دو دن کا بھی فرق ہوتا ہے یعنی ۷/ ذی الحجہ بھی ہوسکتی ہے۔ ممکن ہو اُس دن امریکہ اور اسٹریلیا میں (۶) ذی الحجہ ہو، لیبیاء میں کبھی ۱۰/ ذی الحجہ بھی ہوتی ہے۔ ۱۰/ ذی الحجہ (یوم النحر ۔ عیدالاضحیٰ) کو روزہ حرام ہوتا ہے۔

وقت کے اعتبار سے سعودی عرب کے مقابلے میں ہندوستان ڈھائی گھنٹے اور بنگلہ دیش تین گھنٹے آگے ہے۔ اسٹریلیا میں جب سورج غروب ہوتا ہے اس وقت

سعودی عرب میں سورج طلوع ہوتا ہے اور جب سعودی عرب میں سورج غروب ہوتا ہے اُس وقت امریکہ میں سویرا ہوتا ہے یعنی دُنیا میں کہیں دن ہوتا ہے تو کہیں رات ہوتی ہے اور کہیں سویرا ہوتا ہے اور کہیں دوپہر ہوتی ہے۔ اب بتائیں' کونسا ملک کس اعتبار سے عرفہ کا روزہ رکھے؟

یوم عرفہ (جس دن کہ حجاج کرام عرفہ میں وقوف کرتے ہیں) ملحوظ رکھ کر اگر ہندوستانی روزہ رکھیں تو ڈھائی گھنٹے پہلے ہی افطار ہو جائے گا' بنگلہ دیشیوں کا تین گھنٹے پہلے افطار ہو جائے گا' لندن میں آٹھ گھنٹے پہلے اور کینڈا میں دس گھنٹے پہلے افطار ہو جائے گا۔ اسٹریلیا اور امریکہ بلکہ آدھی دُنیا میں رات ہوگی۔ روزہ تو دن میں رکھا جاتا ہے' وقت کی مطابقت ممکن ہی نہیں ہوگی۔

میری رائے یہ ہے کہ چونکہ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ذوالحجہ کو حجاج کرام مکہ معظّمہ' منٰی اور عرفات میں ہوتے ہیں اور یہ سارے ایام بہت ہی فضیلت اور بڑی شان وعظمت والے ہیں' ان دنوں میں روزہ رکھنا بہت ہی زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے اس لئے ان دنوں میں روزہ رکھ لیا جائے اور راتیں اذکار وعبادات میں گذاریں۔ ان شآء اللہ عرفہ کے روزہ کی فضیلت ضرور مل جائے گی اور اس سے محرومی کا احتمال نہیں رہے گا اور ایک سے زائد روزے رکھنا نہ ممنوع ہے اور نہ ہی وہ ضائع ہوں گے کیونکہ عشرہ ذوالحجہ کے روزوں کی بھی فضیلت ثابت ہے اور اس سے ثواب بھی مل جائے گا۔

عید کے دن معانقہ (گلے ملنا) : خوشیوں کے موقعہ پر معانقہ (گلے ملنا) ساری دُنیا کے انسانوں کی فطرت ہے۔ سفر سے واپسی پر معانقہ کیا جاتا ہے' فوز وکامیابی کے بعد معانقہ کیا جاتا ہے' اظہار مسرت کے لئے معانقہ کیا جاتا ہے' عیدوں کے موقعہ پر معانقہ کیا جاتا ہے۔

معانقہ حضور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے ۔ مشکوٰۃ کتاب الادب' باب المصافحہ والمعانقہ میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ سے معانقہ فرمایا۔ حدیث کی روش بتاتی ہے کہ یہ معانقہ خوشی کا تھا اور عید کا دن بھی خوشی کا دن ہے اس لئے اظہار خوشی میں معانقہ کرتے ہیں ۔

نام نہاد اہلحدیث' مسلمانوں کے درمیان خلوص ومحبت کو بھی پسند نہیں کرتے اس لئے وہ معانقہ کو بھی بدعت (ضلالت وگمراہی) قرار دیتے ہیں ۔

> ' (عید کے دن ملاقات پر) معانقہ کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ وہ بدعت ہے اس سے احتراز کیا جائے'
>
> (قربانی کے احکام/۲۰ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

عید کے دن ملاقات پر (مسلمانوں کا خوشیوں سے آپس میں گلے ملنا) معانقہ سے اخوت پیدا ہوتی ہے' اختلافات ختم ہوتے ہیں' فخر وغرور دُور ہوتا ہے نفس کشی ہوتی ہے عاجزی وانکساری پیدا ہوتی ہے امن وشانتی کا ماحول بنتا ہے ۔ معانقہ کو بدعت (ضلالت وگمراہی) کہنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ جو مسلمان خوشیوں سے آپس میں گلے لگتے ہیں وہ سب جہنمی ہیں' یہ سزاء انھیں معانقہ کی وجہ سے دی جائے گی ۔ (معاذ اللہ)

عیدین میں ایک خطبہ :

مذہب اہلحدیث میں عیدین میں ایک ہی خطبہ ہوتا ہے :

> ' واضح رہے کہ عیدین میں ایک ہی خطبہ ہے جمعہ کی طرح دو خطبے نہیں ہیں ۔ جو علماء دو خطبہ کے قائل ہیں اُن کے پاس جمعہ پر قیاس کے علاوہ کوئی صحیح دلیل نہیں ہے ۔'
>
> (قربانی کے احکام/۲۷ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

عیدین اور جمعہ کے دوسرے خطبہ میں چونکہ خلفائے راشدین' عشرۂ مبشرہ اور اہلبیت اطہار کا نام لیا جاتا ہے اس لئے نام نہاد اہلحدیث' دوسرے خطبہ کو ترک کرنا چاہتے ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ خطبہ جمعہ میں التزاماً خلفاء کرام کا نام لینا بدعت ہے۔ غیر مقلدین کو معلوم ہونا چاہئے کہ خطبہ میں خلفاء راشدین کا ذکر مبارک اہلِ سُنّت و جماعت کا شعار ہے ۔ خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر مبارک وہی شخص چھوڑ سکتا ہے جس کا دل مریض ہو اور باطن خبیث۔

ابن ماجہ کی روایت میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن دو خطبے کا ذکر ہے لیکن اس روایت کے بارے میں غیر مقلدین کے امام ناصر البانی کہتے ہیں:

> **' منکر سندا ومتناً والمحفوظ ان ذالك فی خطبة الجمعة '**
> (یعنی یہ روایت سندا ومتناً دونوں لحاظ سے منکر ہے محفوظ یہ ہے کہ یہ خطبہ جمعہ سے متعلق ہے)
> (قربانی کے احکام/ ۲۷ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

مذہب اہلحدیث میں عید کے دن جمعہ کی نماز ترک کرنے کا اختیار :

نمازِ جمعہ ہر مسلمان عاقل بالغ تندرست' مقیم پر فرض ہے اور نمازِ عید واجب ہے۔ اگر جمعہ کے دن عید ہو جائے تو نماز جمعہ جو کہ فرض ہے ہرگز ساقط نہیں ہوگا۔ امام اور مقتدیوں سب کو نمازِ جمعہ ادا کرنا ہوگا۔ فرض کو ترک کرنا کسی کا اختیاری عمل نہیں ہے۔

مذہب اہلحدیث میں عید اگر جمعہ کے دن ہو تو جمعہ کی نماز ترک کرنے کی اجازت ہے :

> ' اگر عید جمعہ کے دن پڑ جائے تو امام کے علاوہ صلاۃ عید ادا کرنے والوں کو جمعہ اور ظہر کی صلاۃ میں اختیار ہے'
> (قربانی کے احکام/ ۳۰ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

’ صلاۃ جمعہ اور صلاۃ ظہر میں اختیار صرف مقتدیوں یعنی عوام الناس کو ہے
جہاں تک امام کی بات ہے تو اس سے جمعہ ساقط نہیں ہوگا‘
(قربانی کے احکام/۳۰ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلد) کہنا یہ چاہتا ہے کہ اگر عید جمعہ کے دن پڑ جائے تو چونکہ عید کی نماز خطبہ کے ساتھ پڑھی جا چکی ہے اس لئے اب (امام کے علاوہ) عام لوگوں کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ جمعہ کی بجائے گھر پر نماز ظہر ادا کرے‘ باجماعت نمازِ جمعہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے گھر پر نمازِ ظہر ادا کرے۔ امام سے جمعہ ساقط نہیں ہوگا...... عام مسلمان نمازِ ظہر ادا کرلیں تو جمعہ ساقط ہو جائے گا۔

مذہب اہلحدیث میں قربانی واجب نہیں ہے :

قربانی کی مشروعیت کی اصل کتاب وسُنّت اور اجماع اُمت ہے۔ارشادِ ربّانی ہے:
﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔
﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾
(الانعام/۱۶۴) آپ فرمایئے بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔

قربانی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت اور اُس کے تقرب کا اہم ذریعہ ہے۔ صاحبِ استطاعت پر قربانی واجب ہے۔ حج قران اور حج تمتع کرنے والے پر بھی قربانی واجب ہے۔

نام نہاد اہلحدیث قربانی کو کہیں سُنّت قرار دیتے ہیں اور کہیں مستحب بتاتے ہوئے قربانی کے وجوب کا انکار کرتے ہیں:

’ اکثر علماء کے نزدیک قربانی سُنّت موکدہ ہے‘

(قربانی کے احکام/۳۳ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

’ قربانی کے وجوب واستحباب کے بارے میں علماء کے یہاں اختلاف پایا جاتا ہے اکثر فقہاء ومحدثین اور علماء کرام استحباب کے قائل ہیں‘

(قربانی کے احکام/۴۴ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)۔

نام نہاد اہلحدیث کے یہاں’ اکثر فقہاء ومحدثین اور علماء کرام ‘ سے صحابہ کرام‘ تابعین عظام‘ سلف صالحین‘ ائمہ مجتہدین ومحدثین‘ علمائے متقدمین یا اجماع اُمت ...... مُراد نہیں ہے بلکہ یہ غیر مقلدین ہوتے ہیں جن کے اقوال کو وہ حجت تسلیم کرتے ہیں : ابن تیمیہ‘ ابن قیم‘ ابن جوزی‘ قاضی شوکانی‘ ابن عبدالوہاب نجدی‘ عبدالعزیز بن باز‘ عبدالحق بنارسی‘ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی‘ عبداللہ روپڑی‘ محمد بن صالح العثیمین‘ محمد بن صالح المنجد‘ نواب وحید الزماں‘ نورالحسن‘ نذیر حسین‘ ثناء اللہ امرتسری‘ رئیس احمد ندوی سلفی‘ شمس الحق عظیم آبادی‘ عبدالملک الکلیب‘ عبید اللہ مبارکپوری‘ ابوعبدالرحمٰن شبیر‘ صفی الرحمٰن مبارکپوری‘ جوناگڈھی‘ حکیم فیض عالم‘ ناصرالدین البانی‘ یوسف القرضاوی‘ عبداللہ غازی پوری‘ عبدالجلیل سامرودی‘ محمد صادق سیالکوٹی ....

’ قربانی سُنّت ہے واجب نہیں ہے‘ یہی اکثر اہل علم کا قول ہے‘ البتہ احناف نے جمہور علماء کی مخالفت کرتے ہوئے قربانی کو واجب قرار دیا ہے‘

(قربانی کے احکام/ ۴۸ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں **من ذبح قبل ان یصلی فلیعد مکانها أخری ومن لم یذبح فلیذبح** جوعید کی نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کر دے وہ اس کے بدلہ دوسری قربانی دے اور جس نے پہلے ذبح نہ کیا ہو اُسے چاہئے کہ ذبح کرے۔ (بخاری، مسلم)

اگر قربانی واجب نہ ہوتی تو دوبارہ ذبح کرنے کا حکم ہرگز نہیں دیا جاتا۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں: (۱) کانا، جس کا کانا پن ظاہر ہو (۲) بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو (۳) لنگڑا، جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو (۴) بہت زیادہ دُبلا پتلا، جس کے گودا نہ ہو۔ (نسائی، ابوداؤد، ترمذی)

حضور ﷺ کا یہ فرمانا 'چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں' قربانی کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں، اس لئے کہ نفلی وتطوع کاموں میں یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔ عیوب سے سلامتی کا خیال ان گردنوں (غلاموں) کے آزاد کرنے میں رکھا جاتا ہے جو واجب ہوتے ہیں، رہا تطوع ونفلی عمل تو اس میں عیب دار اور کانا وغیرہ سے بھی اللہ کا تقرب حاصل کیا جاسکتا ہے یہی مثال قربانی کی بھی ہے کہ اگر قربانی واجب نہ ہوتی تو ہر قسم کے جانور کی قربانی جائز ہوتی۔

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان: **من کان له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا** جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ، مسند امام احمد، مستدرک حاکم)

اس حدیث سے بھی قربانی کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

قربانی اورضعیف روایات :

نام نہاد اہلحدیث چونکہ قربانی کے واجب ہونے کے منکر ہیں اور قربانی کومحض مستحب کا درجہ دیتے ہیں اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان قربانی کومستحب کہہ کرترک کرتے رہیں۔ مسلمانوں کے ذہنوں سے قربانی کی اہمیت کوختم کرنے کے لئے قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی ساری حدیثوں کو نام نہاد اہلحدیث ضعیف، موضوع، من گھڑت اور باطل قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول حدیث کے مطابق فضائل میں حدیث ضعیف بھی معتبر ہوگی :

> 'جب ذی الحجہ کا مہینہ آتا ہےتو برصغیر میں قربانی کی فضیلت میں بہت ساری حدیثیں بیان کی جاتی ہیں اہل قلم صفحات کے صفحات سیاہ کر دیتے ہیں اور خطباء ومقررین فضائل کے انبار لگا دیتے ہیں جب کہ محققین اہل علم ومحدثین کے نزدیک قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی کوئی بھی حدیث معیار صحت پر پوری نہیں اُترتی'
>
> (قربانی کے احکام/ ۳۵ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

منکرینِ حدیث کی جرأت دیکھئے کہ قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی ساری احادیث کوضعیف، نا قابل حجت، من گھڑت قرار دے رہے ہیں گویا ساری احادیث کا انکار کیا جارہا ہے۔

' قربانی کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے لوگوں نے اس کی فضیلت میں عجیب وغریب روایتیں بیان کر رکھی ہیں جو صحیح نہیں ہیں' انہی روایتوں میں سے یہ بھی ہے کہ' قربانی جنّت کی سواری ہے'
(قربانی کے احکام/ ۳۵ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

نام نہاد اہلحدیث' یہاں لوگوں سے مُراد ائمہ مجتہدین ومحدثین کرام لے رہے ہیں۔
اب کتب صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف وابن ماجہ شریف کی حدیث ملاحظہ فرمائیں:

' ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کے نزدیک خون بہانے (قربانی) سے زیادہ محبوب ہو' قربانی کا جانور بروز قیامت اپنی سینگوں' کھروں اور بالوں سمیت آئے گا اور خون زمین پر گرنے سے قبل ہی اللہ کے یہاں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے لہٰذا تم خوش دلی سے قربانی کرو' (سنن ترمذی' سنن ابن ماجہ)

ترمذی وابن ماجہ کی اس حدیث شریف پر تبصرہ دیکھئے:

' اس حدیث کی سند ضعیف وکمزور ہے'
' اس حدیث کو ابن جوزی نے العلل المتناہیۃ میں اور ناصر البانی نے ضعیف ترمذی وضعیف ابن ماجہ میں ذکر کیا ہے' (سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ)
' یہ حدیث مصنف عبدالرزاق میں بھی ہے' (سند میں ایک راوی متروک ہے)
(قربانی کے احکام/ ۳۵ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

اب مسند احمد وابن ماجہ کی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں :

’زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی سُنّت ہے' صحابہ نے پوچھا' ہمیں اس میں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ لوگوں نے کہا' اے اللہ کے رسول ﷺ اون (میں کتنا ثواب ہے؟) فرمایا: اون کے ہر بال میں ایک نیکی۔
(مسند احمد' ابن ماجہ)

نام نہاد اہلحدیث کو یا تو اللہ تعالیٰ کی عطا اور شانِ مغفرت میں شک ہو رہا ہے یا قدرتِ الٰہی تسلیم کرنے میں تذبذب ہو رہا ہے یا فرمان رسالت ﷺ میں مبالغہ نظر آ رہا ہے یا ائمہ و محدثین میں کذب دِکھائی دے رہا ہے' ملاحظہ فرمایئے :

’ یہ حدیث ہمارے یہاں بڑے زور وشور سے بیان کی جاتی ہے ' بڑے بڑے علماء کرام کی زبانوں اور اُن کی کتابوں میں یہ حدیث سننے اور پڑھنے کو ملتی ہے حالانکہ یہ موضوع حدیث ہے'
’ ناصر البانی نے ضعیف ابن ماجہ میں ضعیف جداً ' جب کہ سلسلہ ضعیفہ میں موضوع قرار دیا ہے'
(قربانی کے احکام/ ۳۸ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

نام نہاد اہلحدیث مسند احمد و ابن ماجہ کی حدیث کو محض اس لئے ضعیف اور موضوع قرار دے رہے ہیں کیونکہ اُن کے غیر مقلد امام ناصر البانی نے اس حدیث کو ضعیف و موضوع قرار دیا ہے۔ ناصر البانی کے کہنے پر فرمان نبوی ﷺ کو بھی وہ جھٹلا سکتے ہیں۔ بڑے بڑے علماء کرام سے مُراد ائمہ مجتہدین و محدثین کرام ہیں' گویا ائمہ مجتہدین و محدثین کرام کی روایات بھی نام نہاد اہلحدیث کے لئے نا قابل حجت ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق ہے وہ اپنے فضل سے بہت آسان عمل پر بھی بھاری اجر عطا فرماتا ہے، کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے اور ترازو میں بھاری، رحمٰن کو پیارے ہیں **سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم** (مسلم، بخاری)

سبحان الله وبحمد، سبحان الله العظيم یہ دونوں کلمے پڑھنے میں زبان پر بہت آسان ہیں مگر کل قیامت میں اُن کا وزن بہت زیادہ ہوگا کیونکہ ہمارے کام سے اللہ تعالیٰ کا نام وزنی ہے پھر خوبی یہ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات بڑے پیارے ہیں لہذا جو ان کلمات کا وِرد کرے گا وہ بھی پیارا ہوگا اور اس کی زبان بھی پیاری ہوگی۔

یہ دو کلمے رب تعالیٰ کی دونوں قسم کی حمدوں کو علیٰ وجہ الکمال جامع ہے عیوب سے پاکی کا مکمل بیان **سبحان الله** میں ہے اور صفاتِ کمالیہ سے موصوف ہونے کا کامل بیان **وبحمده** میں ہے اسی لئے یہ کلمات بہت جامع ہیں اور رب تعالیٰ کو پیارے ہیں۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو ان ہی دو کلموں پر ختم فرمایا اور یہی حدیث کتاب کے ختم پر ذکر فرمائی ہے۔

نام نہاد اہلحدیث، اب مستدرک حاکم کی اس حدیث کو بھی ضعیف قرار دے رہے ہیں:

'ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: چلو اپنی قربانی دیکھو جس کے خون کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ فاطمہ زہراء نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ ہم اہل بیت کے ساتھ خاص ہے یا تمام مسلمانوں کے لئے ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے' (مستدرک حاکم، مسندالبزار)

قربانی کی فضیلت میں بیان کردہ اس حدیث شریف پر تبصرہ دیکھئے:

'یہ حدیث بھی ضعیف ہے اس کی سند میں دو ضعیف راوی ہیں'
(قربانی کے احکام/ ۳۹ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

ضعیف حدیث، جھوٹی یا گڑھی ہوئی حدیث کو نہیں کہتے جیسا کہ نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین نے عوام کے ذہن نشین کرا دیا ہے بلکہ محدثین نے محض احتیاط کی بناء پر اس حدیث کا درجہ (حدیث صحیح اور حسن سے) کچھ کم رکھا ہے۔

(☆) ضعیف حدیث وہ ہے جس کا کوئی راوی متقی یا قوی الحافظہ نہ ہو، راویان کا تسلسل نہ ہو (درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہو)، احادیث مشہورہ کے خلاف ہو یعنی جو صفات حدیث صحیح میں معتبر تھیں اُن میں سے کوئی ایک صفت نہ ہو۔ ضعیف حدیث بھی فضائل میں معتبر ہے۔

اب سنن بیہقی کی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں :

'حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ ! تم اپنی قربانی کو دیکھو جس کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہر گناہ کی بخشش ہو جاتی ہے قیامت کے دن اسے گوشت اور خون سمیت ستر گنا زیادہ کر کے لایا جائے گا پھر تمہارے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا' (سنن بیہقی)

غیر مقلدین کا تبصرہ دیکھئے :

'یہ موضوع حدیث ہے۔ اس جیسی حدیث مصنف عبدالرزاق میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً مروی ہے اس میں ایک راوی حد درجہ ضعیف ہے'
(قربانی کے احکام/۴۰ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

جس روایت میں ایک فاسق راوی آ جائے وہ روایت ضعیف یا موضوع ہے۔ ہمیں بتائیں کہ فاسق راوی کون ہے؟ ائمہ محدثین کے اصول کے خلاف کسی بھی حدیث کو ضعیف یا موضوع یا باطل قرار دینا 'احادیث' کا انکار کہلائے گا۔

ضعیف حدیث دو یا زیادہ سندوں سے روایت کی جائے اگرچہ وہ سب اسنادیں ضعیف ہوں (چند ضعیف روایتوں سے مروی ہو جائے) تو اب وہ ضعیف نہ رہی حسن بن گئی۔ اس سے احکام وفضائل سب کچھ ثابت ہو سکتے ہیں۔

کمزور تنکے مل کر مضبوط رسّی بن جاتے ہیں تو کمزور اسنادیں متن حدیث کو قوی کیسے نہ کریں گی۔ اب طبرانی کی حدیث ملاحظہ فرمائیں:

'حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو خوش دلی اور اجر کی نیّت سے قربانی کرتا ہے وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جاتی ہے' (المعجم للطبرانی)

غیر مقلدین کا تبصرہ دیکھئے :

'یہ موضوع روایت ہے اس حدیث کو ناصر البانی نے موضوع قرار دیا ہے'
ملاحظہ ہو: سلسلۃ ضعیفۃ (ح/۵۲۹)
(قربانی کے احکام/۴۰ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

طبرانی اور سنن دارقطنی کی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں:

'حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک بقرعید کے دن سب سے محبوب عمل جس میں پیسہ خرچ کیا جاتا ہے قربانی ہے' (طبرانی، دارقطنی)

غیر مقلدین کا تبصرہ دیکھئے :

'یہ بہت ہی ضعیف حدیث ہے اس حدیث کو ابن جوزی اپنی کتاب '**العلل المتناهية** میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ البانی نے اس حدیث کو سلسلۃ ضعیفۃ میں ضعیف جداً کہا ہے'
(قربانی کے احکام/۴۱ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

ابن جوزی اور ناصر البانی کے اقوال چونکہ غیر مقلدین کے لئے حجت ہیں اسی لئے اُن پر اعتماد کرتے ہوئے ساری احادیث کو ضعیف، موضوع، من گھڑت اور باطل مانا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں:

'حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن فرمایا: آج کے دن ٹوٹے ہوئے رشتوں کے جوڑنے کے سوا قربانی سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے' (طبرانی فی الکبیر)

غیر مقلدین کا تبصرہ دیکھئے :

'اس کی سند میں دو ضعیف راوی ہیں۔ ناصر البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (سلسلۃ ضعیفہ)'
(قربانی کے احکام/۴۲ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

مسند دیلمی کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیں :

’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم فربہ جانوروں کی قربانی کرو وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہیں‘ (مسند دیلمی)

غیر مقلدین کا تبصرہ دیکھئے :

’اس حدیث کا بھی ہمارے یہاں بڑا شور سنائی دیتا ہے جب کہ یہ بہت ہی ضعیف حدیث ہے۔ البانی نے ضعیف الجامع (ح/۹۲۴) میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جب کہ سلسلۃ ضعیفہ میں ضعیف جداً کہا ہے‘

(قربانی کے احکام/۴۲ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

تقلید کو شرک قرار دینے والے‘ ناصر البانی کی تقلید کے نشہ میں بدمست نظر آتے ہیں۔ ساری احادیث کی صحت وضعف کا اعتبار ناصر البانی پر موقوف ہے۔ (معاذ اللہ)

اب قربانی کی فضیلت میں بیان کردہ ساری حدیثوں کو ضعیف قرار دیا جارہا ہے:

’خلاصہ کلام یہ کہ قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی ساری حدیثیں ضعیف ہیں ان میں سے کوئی بھی حدیث کی صحت کے درجہ کو نہیں پہنچتی‘

(قربانی کے احکام/۴۲ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری کے حفید‘ شیخ غازی عزیز‘ محدثین کرام کے منہج واصول پر فضائل قربانی میں بیان کی جانے والی حدیثوں کا مفصل جائزہ لینے کے بعد رقمطراز ہیں:

’قربانی کی تاکید واہمیت ومسنونیت اپنی جگہ مسلم‘ مگر افسوس کہ اس کی فضیلت میں بیان کی جانے والی کوئی ایک حدیث بھی صحت کے درجہ کو نہیں پہنچتی‘ جو بھی روایات اس بارے میں وارد ہیں ان میں سے کچھ تو بہت

ضعیف ہیں کچھ منکر، کچھ بے اصل، کچھ موضوع۔اس باب کی اصح یعنی بہتر سے بہتر روایت بھی ضعیف راویوں سے خالی نہیں ہے'
(قربانی کے احکام/۴۴ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

مذہب اہلحدیث میں بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے:

ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، افغانستان ...... ہرسال قربانی کے موقع پر کروڑوں کی تعداد میں بھینس کی قربانی ہوتی ہے۔ بھینس، گائے کی جنس سے ہے اس کا دودھ بھی گائے کے دودھ کی طرح حلال ہوتا ہے۔ بھینس کو بہیمۃ الانعام میں شمار کیا جاتا ہے لہذا اس کی قربانی جائز ہوتی ہے۔

'اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ نر مادہ خصی غیر خصی سب کی قربانی ہوسکتی ہے'
(عالمگیری، قانون شریعت)

'وحشی جانور جیسے ہرن، نیل گائے، بارہ سنگھا وغیرہ کی قربانی نہیں ہوسکتی'
(عالمگیری، قانون شریعت)

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) بھینس کی قربانی کو ناجائز قرار دیتے ہیں:

'بھیڑ (نراور مادہ بھیڑ میں دنبہ، چھترا)
بکرے (نراور مادہ)
اونٹ (نراور مادہ)
گائے (نراور مادہ)
مذکورہ آٹھ جانوروں کے علاوہ کسی دوسرے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے'
(قربانی کے احکام/۵۹ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

’بھینس برصغیر کا ایسا جانور ہے جو حجاز میں نہیں پایا جاتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اس کے بارے میں کتاب وسُنّت میں نصوص نہیں ملتے‘

(قربانی کے احکام/٦٢ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

’بھینس کی جنس کیا ہے؟ اس میں اختلاف کی وجہ سے علماء کے مابین اس کی قربانی کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے‘

(قربانی کے احکام/٦٢ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

’جو علماء بھینس کو الگ اور مستقل جنس کہتے ہیں وہ اس کی قربانی کے قائل نہیں ہیں‘ ملاحظہ ہو: مختصر مسائل واحکام عیدین وقربانی۔ شیخ محمد منیر قمر

حضور ﷺ سے بھینس کی قربانی ثابت نہیں ہے‘

(قربانی کے احکام/٦٢ ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

مذہب اہلحدیث میں ایک بکرا پورے خاندان (سو افراد) کی طرف سے کافی ہے :

برصغیر ہندوستان‘ پاکستان‘ بنگلہ دیش ...... میں مشترکہ خاندان (جوائنٹ فیملی سسٹم) کا رواج ہے جس میں ایک خاندان کے افراد کی تعداد (١٠٠) بھی ہوسکتی ہے۔ نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) مشترکہ خاندان کو ایک گھر تصور کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قربانی میں ایک بکری پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے یعنی صدرِ خاندان کی حیثیت سے اگر پَر دادا (گریٹ گرانڈ فادر) قربانی میں ایک بکری ذبح کردیں تو خاندان کے سارے افراد کی جانب سے قربانی ادا ہوجائے گی :

ابن قیم اپنی کتاب زادالمعاد میں لکھتے ہیں:

'ایک بکری مالک اور پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہوتی ہے اگرچہ گھر والوں کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو' (قربانی کے احکام /۸۹۔ مختار احمد)

غیر مقلد شمس الحق عظیم آبادی 'عون المعبود' میں لکھتے ہیں:

'حج کے سوا قربانی میں ایک بکری پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اگرچہ گھر والوں کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو' 'صحیح یہی ہے کہ ایک بکرا پورے گھر والوں کی طرف سے جائز و درست ہے' (قربانی کے احکام /۹۰۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

غیر مقلد صدیق حسن خان 'بدور الاہلہ' میں لکھتے ہیں :

' ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں' (بدور الاہلہ ۳۴۱)

اگر سو کی جگہ پر ایک مکان میں ہزار آدمی ہوں تو ایک بکری قربانی میں اُن کی طرف سے کافی ہوگی یا نہیں؟ مکان کے سو یا ہزار آدمی ایک بکری میں شریک ہوکر قربانی کرنا چاہیں تو سب کی طرف سے قربانی ادا ہوجائے گی یا نہیں؟ نفی و اثبات دونوں کے لئے نص صریح صحیح ہونا چاہئے۔

مذہب اہلحدیث میں ایک اونٹ میں (۱۰۰۰) ہزار افراد اور ایک گائے میں (۷۰۰) سات سو افراد کی قربانی جائز ہے:

حضور نبی کریم ﷺ کی احادیث صحیحہ سے گائے اور اونٹ میں ایک سے زیادہ افراد کی شرکت ثابت ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کی۔ (صحیح مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے روانہ ہوئے تو حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات، سات آدمی شریک ہو جائیں۔ (صحیح مسلم)

مذکورہ بالا احادیث سے گائے اور اونٹ میں شرکت کا ثبوت ملتا ہے۔ جمہور اہل علم (اجماع ملت) کا یہی قول ہے یعنی گائے اور اونٹ میں سات افراد کی شرکت۔

نام نہاد اہلحدیث کی عبارات، ہم اُوپر نقل کر چکے ہیں کہ مذہب اہلحدیث میں 'ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگر چہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں'۔ ایک آدمی پورے گھر کے سو افراد کا نمائندہ ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھتے ہوئے پڑھتے جائیں کہ اُن کے بقول 'ایک آدمی سے مراد' گھر اور خاندان کے پورے (۱۰۰) سو افراد کا نمائندہ۔

شوکانی کہتے ہیں:

'حج میں ایک اونٹ میں سات جب کہ عیدالاضحیٰ میں دس آدمیوں کی شرکت جائز ہے'
(قربانی کے احکام / ۸۷۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

یہاں 'سات' سے مُراد (۷۰۰) سات سو افراد ہوں گے اور 'دس' سے مراد (۱۰۰۰) ہزار افراد مراد ہوں گے کیونکہ ایک آدمی' پورے گھر کے سو (۱۰۰) افراد کا نمائندہ ہوکر قربانی ادا کرے گا' گویا ایک گائے یا ایک اونٹ کی قربانی پورے محلے بلکہ گاؤں کی جانب سے ادا ہوسکتی ہے۔ دراصل یہ اُمت میں انتشار اور فتنہ کی سازش ہے۔ ہر سال لاکھوں حجاج کرام منٰی میں اپنی واجب قربانی کرتے ہیں۔ اگر ایک گھر سے دس افراد حج کر رہے ہوں اور حجاج کرام کے افراد گھر سے کوئی فرد اپنے ملک میں قربانی کرلے تو کیا سب کی جانب سے قربانی ادا ہو جائے گی؟ غور کیجئے کہ غیر مقلدین کے غلط اور مضحکہ خیز مسائل کیوجہ سے کتنے لوگوں کا حج متاثر ہو رہا ہے۔ (لاحول ولا قوۃ)

> 'شمس الحق عظیم آبادی اور محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری کا رجحان بھی اسی کی طرف ہے' ملاحظہ ہو (نیل الاوطار ۵/۲۱۱' عون المعبود ۷/۳۶۱' تحفہ الاحوذی ۵/۷۳) جب جانوروں کی قلت ہو اور قربانی کرنے والے زیادہ ہوں تو ایسی صورت میں اونٹ میں دس آدمی شریک ہوسکتے ہیں اور جب قربانی کے جانوروں کی فراوانی ہو تو ایک اونٹ میں سات آدمی شریک ہوں'
>
> (قربانی کے احکام /۸۸۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

نام نہاد اہلحدیث' تقلید کو شرک اور مقلدین کو مشرک قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عامل بالحدیث ہونے کا جھوٹا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال واقوال کو حجت نہیں مانتے لیکن عامل بالحدیث کا دعویٰ بھول کر شمس الحق عظیم آبادی اور محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری کے رجحان کو حجت تسلیم کر لیتے ہیں اور ان بد باطن عناصر کے غیر شرعی رجحان کی تقلید شروع کر دیتے ہیں۔

قربانی کا وقت : دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن اور دو راتیں لیکن دسویں سب میں افضل ہے پھر گیارہویں پھر بارہویں۔ (قانون شریعت)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قربانی یوم الضحیٰ یعنی ۱۰/ ذوالحجہ کے بعد دو دن ہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن تین ہیں، پہلا دن افضل ہے۔ (بحوالہ موطا امام مالک)

پوری دُنیا (حرمین شریفین [سعودی عرب]، ہندوستان، پاکستان، انڈونیشیا، عراق، مصر، یمن، سوریا، عرب امارات، سوڈان، اردن وغیرہ تمام عالم اسلام) میں صرف تین دن (۱۰، ۱۱، ۱۲) ذوالحجہ کو قربانی ہوتی ہے۔ حج کا فرض طواف جسے طواف افاضہ اور طواف زیارہ کہتے ہیں اُس کا وقت بھی ایام حج کے تین دن (۱۰، ۱۱، ۱۲) ذوالحجہ تک ہے۔ نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین، مسلمانوں میں انتشار اور فتنہ پھیلانے کے لئے چوتھے دن یعنی ۱۳/ ذوالحجہ کو قربانی کرتے ہیں اور نہ کرنے والوں کو گمراہ کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

مسئلہ : شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز عید کے بعد ہو اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں اس لئے صبح صادق سے ہوسکتی ہے۔ (قانون شریعت)

مسئلہ : قربانی کے وقت میں قربانی ہی کرنی لازم ہے اتنی قیمت یا اتنی قیمت کا جانور صدقہ کرنے سے واجب ادا نہ ہوگا۔ (عالمگیری، قانون شریعت)

مسئلہ : قربانی کے دن گزر جانے کے بعد قربانی فوت ہوگئی، اب نہیں ہوسکتی، لہٰذا اگر کوئی جانور قربانی کے لئے خرید رکھا ہے تو اس کو صدقہ کرے ورنہ ایک بکری کی قیمت صدقہ کرے۔ (ردالمحتار، عالمگیری، قانون شریعت)

حضرت عمر فاروق، حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث شریف مروی ہے انہوں نے فرمایا: **ایـام الـنـحـر ثلاثة افضلها اولها** قربانی کے تین دن ہیں اُن میں کا افضل پہلا دن ہے۔ (ہدایہ)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: **الاضـحـی یـومـان بـعـد یوم الاضحی** عیدالاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے۔ (موطا امام مالک)

مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا۔ اس طرح سے وہ تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ مکہ شریف اور مدینہ شریف میں بھی تین ہی دن قربانی ہوتی ہے لیکن نام نہاد اہلحدیث کے نزدیک یہ حدیثیں غلط، ساری دُنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی جائز سمجھنا غلط۔

مذہب اہلحدیث میں قربانی کے چار دن ہیں:

نام نہاد اہلحدیث کے نزدیک قربانی کے چار دن ہیں۔ اہلحدیث چاہتے ہیں کہ دین میں آسانی اور چھوٹ دے کر سب کو اہلحدیث (غیر مقلد) بنایا جائے۔ چوتھے دن بھی گوشت کی فراوانی دیکھ کر لوگ ہمارا نیا مذہب قبول کرلیں گے۔ اہلحدیث دراصل سہولت اور آسانی کے نام پر دِین اسلام کے عقائد، نظریات، عبادات واعمال سب کو بدل دینا چاہتے ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث کا حدیث پر عمل فقط ایک دعویٰ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ! نام نہاد اہلحدیث دراصل اپنی خواہشِ نفس کے مقلد ہیں اس لئے انھیں اہلِ ہوا (ہوا پرست، نفس پرست) کہا جاتا ہے۔ جس میں نفس کو آرام ملے وہ ہی اُن کا مذہب ہے۔

' قربانی کے چار دن ہیں عیدالاضحیٰ اور اس کے بعد تین دنوں تک'
(قربانی کے احکام /۹۶۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

' قربانی کے چار دن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو پہلے دن قربانی میسر نہ ہوتو بعد تین ایام میں جب اللہ رب العالمین توفیق سے نوازے قربانی کرلے گویا اُس نے قربانی کرلی اور قربانی کا حکم ادا ہوگیا'
(قربانی کے احکام /۹۹۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

نام نہاد اہلحدیث چونکہ قربانی کے واجب ہونے کے منکر ہیں اور قربانی کو محض مستحب کا درجہ دیتے ہیں اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان قربانی کو مستحب کہہ کر ترک کرتے رہیں۔ مسلمانوں کے ذہنوں سے قربانی کی اہمیت کو ختم کرنے کے لئے اس طرح کی بکواس کرتے رہتے ہیں۔

مذہب اہلحدیث میں کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے :

' کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔اس کا کھانا جائز ہے'
(دلیل الطالب ص۴۱۳ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں
عرف الجاوی صفحہ ۲۴۷ مؤلفہ نذیر حسین خاں)

مذہب اہلحدیث میں قربانی کے لئے وضو کرنا بدعت ہے :

نام نہاد اہلحدیث چونکہ فطرۃ گندے اور نجس ہوتے ہیں اسی لئے انہیں پاکی وصفائی کے خیال سے وضو کرنا بھی بدعت (ضلالت وگمراہی) نظر آتا ہے:

> ’ قربانی کے لئے وضو کرنا نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔جن عبادات کے لئے آپ ﷺ نے وضو کا حکم دیا ہے ان میں سے قربانی نہیں ہے لہذا ایسا کرنا دین میں بدعت ہے‘
> (قربانی کے احکام ۔ مختار احمد ۔ مکتب الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالجبیل)

یقیناً قربانی کے لئے وضو شرط نہیں ہے لیکن کیا نام نہاد اہلحدیث یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بغیر وضو قربانی ادا فرمائی؟ عام پرہیزگار مسلمان بھی اکثر باوضو ہوتے ہیں۔ وضو سے گناہ دُھلتے ہیں لیکن بد باطن نام نہاد اہلحدیث کہتے ہیں کہ وضوُ بدعت‘ ہے۔ بدعت.....‘ضلالت وگمراہی کو کہتے ہیں اور بدعتی کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے گویا قربانی کے لئے وضو کرنے کی سزاء اپنے آپ کو جہنم میں جھوکنا ہے۔ (معاذ اللہ)

جانور کو ذبح کرتے وقت مسنون اور قرآنی دُعائیں پڑھی جاتی ہیں: ﴿**قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ**﴾ (الانعام/۱۶۴) آپ فرمایئے بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا‘ نہیں کوئی شریک اس کا‘ اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

مسنون وقرآنی دُعاؤں کے پڑھنے اور اللہ اکبر کہنے کے لئے وضو کرنا بہت اچھی عادت ہے پاکی تو مومن کی فطرت ہے۔ اذان اور سعی کے لئے بھی وضو شرط نہیں ہے ممکن ہے نام نہاد اہلحدیث بغیر وضو کے اذان کہتے ہیں اور صفا ومروہ کی سعی کرتے ہیں۔

تفسیر روح البیان نے سورۂ احزاب ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ سلطان محمود غزنوی کے غلام ایاز کے لڑکے کا نام محمد تھا۔ سلطان محمود غزنوی اُس کا نام ادب سے لے کر پُکارتے تھے۔ ایک بار کہا کہ اے ایاز کے لڑکے استنجے کے لئے پانی لاؤ۔ ایاز نے عرض کیا کہ حضور آج کیا قصور ہوا کہ آپ نے اُس کا نام نہ لیا' فرمایا کہ میں اُس وقت بے وضو تھا اور یہ نام پاک میں بغیر وضو نہیں لیتا۔

هزار بار بشویم دهن ز مشک و گلاب
هنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ہماری مرضی !

اہلحدیث آزاد فکر اور آوارہ مزاج ہوتے ہیں وہ کہتے پھرتے ہیں :

چاہے ہم پیٹ کے نیچے تک ڈاڑھی رکھیں یا ریچھ کی طرح چہرہ بنالیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم مہینہ میں ایک مرتبہ غسل کریں یا وضو میں دونوں پاؤں نہ دھوئیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم پیروں کو چیر کر نماز پڑھیں یا چیخ چیخ کر آمین کہیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم اکٹھا سب نمازیں ملا کر پڑھ لیں یا وقت پر صرف فرض پڑھ لیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم ایک رکعت وتر میں پڑھیں یا بالکلیہ نہ پڑھیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم ننگے سر اور بنیائن سے نماز پڑھ لیں یا جوتے پہن کر نماز پڑھ لیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم گہری نیند سے اُٹھ کر بغیر وضو نماز پڑھیں یا مسلسل کھجاتے ہوئے نماز پڑھیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم وقت سے پہلے اذاں کہہ لیں یا ابتدائی وقت سے پہلے نمازیں پڑھ لیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم نماز کی سُنتیں ترک کر دیں یا نوافل و مستحبات کا انکار کر دیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کو بدعت قرار دیں یا دُعا ہی ترک کر دیں' ہماری مرضی ۔
چاہے ہم بیوی کو تین طلاق کہہ کر ایک شمار کریں یا بغیر حلالہ کے زندگی گذاریں' ہماری مرضی ۔

چاہے ہم تراویح میں دیکھ کر قرآن پڑھیں یا صرف آٹھ رکعت ہی پڑھیں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم جوان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز قرار دیں یا زیورات کی زکوٰۃ نہ دیں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم ایک بکری میں (۱۰۰) لوگوں کی قربانی ادا کریں یا ایک گائے میں (۷۰۰) لوگوں کی قربانی ادا کریں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم ایک اونٹ میں (۱۰) افراد کی قربانی ادا کریں یا (۱۰۰۰) افراد کی قربانی ادا کریں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم سحری میں بہت عجلت کریں یا وقت سے پہلے فجر کی اذاں کہہ لیں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم جشن میلاد النبی کو بدعت قرار دیں یا شفاعتِ رسول کو شرک قرار دیں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم انبیاء و اولیاء کے وسیلہ کو شرک کہیں یا مزارات کی زیارت کو کفر کہیں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم حضور ﷺ کے علم غیب کا انکار کریں یا رسول کو حاضر و ناظر تسلیم نہ کریں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم فاتحہ کو پوجا پاٹ کہیں یا اولیاء اللہ کے مزارات کو مندر اور بُت کہیں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم، مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہتے پھریں، یا مسلمانوں کو خرافی اور کافر کہیں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم احادیث مبارکہ کو ضعیف قرار دیں یا عبادات کو بدعت قرار دیں، ہماری مرضی۔
چاہے روضۃ النبی ﷺ کی زیارت کو ساری اُمت واجب اور باعثِ نجات قرار دے یا اپنی زندگی کی حسرت و تمنا قرار دے............لیکن ہم ناجائز و بدعت کہیں گے، ہماری مرضی۔
چاہے ہم مشرکینِ مکہ اور کفار کے حق میں نازل ہوئیں آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کریں یا بتوں سے متعلق آیات کو انبیاء و اولیاء کے حق میں ثابت کریں، ہماری مرضی۔
چاہے ہم کچھ کہیں، ہماری مرضی۔ ...... ہم آزاد ہیں، ہم آزاد مزاج ہیں، ہم آزاد فکر ہیں ہم بیباک ہیں، ہم بے لگام ہیں، ہم بے ٹوک ہیں، ہم بے امام ہیں، ہم بے ایمان ہیں۔
ائمہ دین کا دامن جو نہ تھامے وہ قیامت تک اسی طرح آوارہ مزاج بھٹکتا رہے گا۔